جناب محمد الیاس خان

مسلمانوں کو عیسائی بنانے کیلئے عیسائی مشنریوں کا عالمی تبلیغی پروگرام

مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے دس نکاتی فارمولا (۲) جو ایک نو عیسائی (سابق مسلمان) ڈاکٹر توکون بورح آدمی نے ۱۹۸۷ء میں پیش کیا، کچھ یوں ہے۔

۱۔ لفظ خدا (GOD) کو استعمال کریں۔ مسلمان مقدس الہامی کتابوں کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ تورات، انجیل اور قرآن سب ان کے لیے مقدس ہیں۔ مسلمانوں کے ان جذبات سے فائدہ اٹھائیں اور انجیلی تعلیمات پیش کریں۔

۲۔ متواتر عبادت اور دعا میں مشغول رہیں۔ زہد و تقویٰ اختیار کرتے ہوئے کلام الٰہی کو (انجیل) پیش کریں۔

۳۔ حقیقی دوست بننے کی کوشش کریں۔ صرف "ہیلو" کہنا کافی نہیں ہے۔ مسلمانوں کو اپنے گھروں پر مدعو کریں۔ انہیں وقت دیں اور ان کی مشکلات حل کرنے کی عملی کوششیں کریں۔

۴۔ قوت تخیل کو بیدار کرنے والے سوالات کریں۔ مسلمانوں سے پوچھیں کہ کیا وہ حقیقتاً جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ ان سے پوچھیں کہ کیا انہیں یقین ہے کہ خدا انہیں مسلمان کی حیثیت سے قبول کرلے گا؟ ان سے معافی اور بخشش کے بارے میں قرآنی نظریہ دریافت کرنے کے بعد ان سے درخواست کریں کہ آپ ان کے سامنے بخشش اور معافی سے متعلق بائبل کی تعلیمات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

۵۔ پورے انہماک سے مسلمانوں کی باتوں کو سنیں۔ بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں۔ آپ حیران ہوں گے کہ اس طرح آپ مسلمانوں (کی کمزوریوں سے متعلق کتنا کچھ) جان لیں گے۔

۶۔ اپنا عقیدہ صاف طور پر اور غیر معذرت خواہانہ انداز میں پیش کریں۔ کتاب مقدس سے اپنے عقیدہ کے لیے شواہد پیش کریں اور یوں مسیحی عقائد کی صحت و درستگی کی بنیاد کلام الٰہی پر رکھیں جس کی مسلمان بہت عزت و توقیر کرتے ہیں۔

۷۔ بحث و مباحثہ اور تکرار سے احتراز کریں۔ اس سے فائدہ کے بجائے نقصان کا زیادہ اندیشہ ہے۔ بحث مباحثہ سے مخاطب یک دم آپ سے متنفر ہو سکتا ہے اور یوں ایک کھلا ذہن بند ہو سکتا ہے۔

۸۔ قرآن مجید اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توہین کے کبھی بھی مرتکب نہ ہوں۔ یہ مسلمانوں کے نزدیک ایسا ہی جرم ہے جس طرح ہم عیسائیوں کے لیے مسیح اور بائبل کی توہین جرم ہے۔

۹۔ مسلمانوں کی اقدار اور ان سے متعلق ان کی حساسیت کے بھرپور احترام کا اظہار کریں۔ مسلمانوں سے

سامنے بائبل کو فرش پر مت رکھیں، جنس مخالف سے آزادانہ میل جول سے احتراز کریں۔ مہمانداری کی پیشکش کو رد نہ کریں۔ مسلمانوں کی عبادتوں، روزہ نماز وغیرہ کا مذاق اڑانے سے مکمل پرہیز کریں۔

۱۰۔ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ بائبل کی تعلیمات پیش کرنے کے بعد مسلمانوں کو فکری کشمکش سے دو چار کرنے کے بعد انہیں سوچنے اور بار بار سوچنے کا موقع فراہم کریں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ کلام الٰہی اپنا کام مناسب اور بہترین وقت پر انجام دے گا۔

عیسائیت کی تبلیغ کا ہدف بنائے جانے والے مسلمان معاشروں کے ساتھ ثقافتی مماثلت کو مسیحی تبشیری مشنوں کی طرف سے بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے اور اس وقت مشنری اداروں کی توجہ اس بات پر مرکوز ہے کہ متعلقہ مسلمان علاقوں میں ایسے مشنریوں کو بھیجا جائے جو وہاں کی زبان اور ثقافت کو بخوبی جانتے اور سمجھتے ہوں تاکہ مقامی آبادی میں ان مشنریوں کی بیگانگی کے تاثر کو زائل کیا جا سکے اور انہیں عیسائیت قبول کرنے کے بہتر مواقع فراہم کئے جائیں۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ مسلمان علاقوں میں مقامی چرچوں کو خالصتاً مقامی طور طریقوں کو اپنانا ہوگا، کیوں کہ صرف اسی راہ سے خدا کے ساتھ تعلق کی مقدس علامت اور کلی نجات کے داعی کے طور پر مقامی چرچ غیر عیسائی دنیا تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں اور اسے سمجھ سکتے ہیں۔

جنوبی افریقہ کے مسلمان مناظر احمد دیدات اور پادری انیس شروش کے درمیان مناظروں کے حوالے سے "کار بیگی یار شدی" کے زیر عنوان شائع ہونے والے ایک مضمون میں ایک مشنری مضمون نگار نے مناظروں اور مباحثوں کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائیت میں داخل کرنے کے تجربہ کو یکسر ناکام قرار دیتے ہوئے کہا ہے۔

"اس حکمت عملی میں ثمرات کے امکانات موجود ہیں لیکن زیادہ تر یہ ایک منفی تجربہ ثابت ہوا ہے ایسے موقع پر مسلمان دوسرے مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے آتے ہیں اور ان کی تعداد موقع پر موجود عیسائیوں سے بہت زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اس طرح کے مباحثوں کو باکسنگ میچ کی طرح لیا جاتا ہے اور دیکھا یہ جاتا ہے کہ کون جیتتا ہے۔ کچھ مباحثوں کا نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ مسلمانوں نے انہیں ویڈیو ٹیپوں پر اتارا اور پھر اپنے نقطۂ نظر سے انہیں مرتب کر کے اپنی تبلیغی کوششوں کو تیز کرنے کے لیے ایک ذریعے کے طور پر دنیا بھر کے مسلم حلقوں میں پھیلا دیا۔ مضمون نگار کہتا ہے کہ "اسلام کے عقائد پر حملہ کئے بغیر عیسائیت کی مثبت تعلیمات (منفی نہیں) اجاگر کرنے کی زیادہ ضرورت ہے مخالفانہ حملوں سے میرا خیال نہیں ہے کہ کچھ حاصل کیا جا سکے۔"

وسطی ایشیا میں مسیحی تبشیری سرگرمیاں

سوویت یونین کے زوال سے بھی بہت پہلے سے صدر گورباچوف کے گلاسناسٹ اور پیرو سٹرائیکا اصلاحات کے نتیجے میں نمودار ہونے والی نسبتاً مذہبی رواداری کے ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، مسیحی مشنریوں نے سابق سوویت یونین کے

علاقوں کو اپنی سرگرمیوں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا۔ ۱۹۸۷ء میں "لتھران ورلڈ انفارمیشن" کی ایک رپورٹ کے مطابق، مغربی جرمنی میں چھپوائے گئے روسی زبان میں بائبل کے دس ہزار نسخے سابق سوویت یونین بھجوائے گئے۔ بائبل کے روسی زبان کے یہ نسخے یونائٹڈ بائبل سوسائٹی نے سابق سوویت یونین کے "آل یونین کونسل آف ایونجلیکل کرسچین بپٹسٹس" کے نام روانہ کئے، جسے سرکاری طور پر ان نسخوں کی درآمد کا لائسنس دیا گیا تھا۔ یونائیٹڈ بائبل سوسائٹی نے روسی زبان کے بائبل کے ان نسخوں کے علاوہ اجتماعی عبادت کے دوران میں گائے جانے والے روسی زبان کے دس ہزار گانوں اور ۱۵ جلدوں پر مشتمل عہد نامہ جدید کی تفسیر کے پانچ ہزار سیٹ بھی سابق سوویت یونین کی آل یونین کونسل آف ایونجلیکل کرسچین بپٹسٹس کے نام تبلیغی اغراض کے لیے روانہ کئے۔

دوسری طرف ۱۹۸۷ء ہی میں حکومت کی طرف سے روسی آرتھوڈکس چرچ کو ۱۹۸۸ء میں چرچ کی ہزارویں برسی منانے کے موقعہ کی مناسبت سے روسی زبان میں بائبل کے ایک لاکھ نسخے چھاپنے کی اجازت دی گئی۔

اس سے اگلے سال ۱۹۸۸ء میں یونائٹڈ بائبل سوسائٹیز کو سوویت یونین کی مذکورہ تبشیری تنظیم کو بائبل کے روسی زبان کے ۹۸ ہزار نسخے اور یوکرینی زبان کے دو ہزار نسخے بھیجنے کی اجازت دی گئی۔

اس سے اگلے سال ۱۹۸۸ء میں یونائٹڈ بائبل سوسائٹیز کو سوویت یونین کی مذکورہ تبشیری تنظیم کو بائبل کے روسی زبان کے ۹۸ ہزار نسخے اور یوکرینی زبان کے دو ہزار نسخے بھیجنے کی اجازت دی گئی۔

۱۹۸۸ء کے اختتام تک یونائٹڈ بائبل سوسائٹیز کی طرف سے جو عیسائی مشنری لٹریچر سابق سوویت یونین بھجوایا گیا اس کی تفصیل جریدے PULSE کے مطابق یوں ہے۔

وصول کرنے والا مشن	لٹریچر کی نوعیت	تعداد
۱۔ رشین آرتھوڈکس چرچ:		
	بائبل (تین جلدوں میں تفسیر کے ساتھ)	۱,۰۰۰۰۰
	مقدس کتاب سے ماخوذ دعاؤں کی کتابیں	۶۲,۴۰۰
	عہد نامہ جدید	۱۰۰,۰۰۰
۲۔ بپٹسٹس یونین میں شامل مشن:		
	روسی زبان میں بائبل	۱۰۳,۰۰۰
	بائبل تفسیری سیٹ	۴۰,۰۰۰
	یوکرینی زبان میں بائبل	۶۸,۰۰۰
	جرمن زبان میں بائبل	۱۰,۰۰۰

سوڈین زبان میں بائبل	۲,۵۰۰
اسٹونین زبان میں بائبل	۲,۵۰۰
مقدس کتاب کے بریل نسخے	۱,۰۰۰
روسی زبان میں اجتماعی عبادت کے گانوں کی کتابیں	۱۰,۰۰۰
جارجین زبان میں اجتماعی عبادت کے گانوں کی کتابیں	۲,۰۰۰
بائبل کی کہانیوں کی کتابیں	۱۰۰,۰۰۰

۳۔ لُتھرنز مشن:

روسی زبان میں بائبل	۳,۰۰۰

۴۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ مشن:

روسی زبان میں بائبل	۲,۰۰۰
یوکرینی زبان میں بائبل	۲,۰۰۰
عہد نامہ جدید (روسی زبان میں)	۴,۲۰۰
تفسیریں (روسی زبان میں)	۹,۹۰۰
معاجم (روسی زبان میں)	۱,۲۰۰
عبادت کے گانے (روسی)	۱۸۴,۳۰۰

یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ سابق سوویت یونین کی مسلمان آبادی بھی روسی زبان کو مملکت کی سرکاری اور ادبی زبان کی حیثیت سے نہ صرف جانتی ہے بلکہ ان کی اپنی قومی زبانیں بھی بہت حد تک روسی زبان سے متاثر ہیں اور ان میں روسی زبان کے الفاظ، تراکیب اور محاورے داخل ہو گئے ہیں۔ اس بات کے پیش نظر اس بات کے امکانات بہت زیادہ ہیں کہ عیسائی مشنری لٹریچر کے اس در آنے والے سیلاب کا ایک معتد بہ حصہ ان تک بھی پہنچایا گیا ہوگا۔ بعد کے اعداد و شمار کے مطابق آزاد ممالک کی دولت مشترکہ کو بھجوائے جانے والے بائبل کے نسخوں کی تعداد پانچ کروڑ سے بھی بڑھ گئی ہے۔

اس سے پیشتر یورپ میں مقیم ڈھائی کروڑ مسلمانوں (جس میں سابق سوویت یونین کے یورپی علاقوں کے مسلمان بھی شامل ہیں) تک بہتر رسائی اور انہیں عیسائی بنانے کی مہم تیز تر کرنے کے پیش نظر تمام عیسائی فرقوں سے تعلق رکھنے والے عیسائی مبشرین کی دینیاتی تربیت میں ضروری تبدیلیاں لانے پر غور و خوض کرنے کے لیے جنیوا میں قائم "کانفرنس آف یورپین چرچز" نے کئی سیمیناروں کا اہتمام کیا جن میں سے ایک کا انعقاد ۱۹۹۰

میں لینن گراڈ (پیٹرزبرگ) میں بھی ہوا۔

۱۹۹۱ء میں مغربی یورپ اور سوویت یونین کے عیسائی راہنماؤں نے انگلینڈ کے کسی نامعلوم مقام پہ ایک اجلاس منعقد کیا جس میں "مسیح کی خاطر پورے سوویت یونین تک کیسے پہنچا جائے؟" کے موضوع پہ غور و فکر کیا گیا۔ قابل توجہ امور میں زیادہ اہمیت کے حامل تین علاقے، وسطی ایشیا، قفقاز اور سائبیریا تھے، جہاں سب سے کم چرچ ہیں۔ عیسائی بن جانے والے ایک تاجک نے (جو پہلے مسلمان تھا) عیسائی راہنماؤں کو مشورہ دیا کہ وہ ایسے طریقے اور ذرائع اختیار کریں کہ جن سے وسطی ایشیا کی مسلم آبادی میں اشتعال دلائے بغیر، تبدیلی مذہب کا عمل جاری رہ سکے۔

سائبیریا کے مقررین نے اجلاس کو بتایا کہ بہت سے اہل ایمان کے پاس ان کی اپنی زبان میں بائبل موجود نہیں ہے اور بہت سے روسیوں نے تقریباً پچاس زبانوں میں بائبل کے ترجمے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ ان زبانوں میں اب تک کوئی ترجمہ نہیں کیا گیا۔

۱۹۹۱ء ہی میں کلائیکلیف بائبل ٹرانسلیٹرز (KlycLiFF BiDLE TRS) نے بائبل سوسائٹی آف دی سوویت یونین کے تعاون سے بائبل کے اصول ترجمہ کے سلسلے میں پہلے کورس کے اہتمام کا اعلان کیا اور اس سلسلے میں اعلان کیا گیا کہ یہ کورس اگلے موسم گرما میں منعقد ہوگا۔ ان عیسائی راہنماؤں نے اپنے منشور میں اعلان کیا کہ سوویت معیشت کے مسائل کا واحد حل عیسائی اخلاقیات میں مضمر ہے"۔

۱۹۹۱ء کے اواخر میں سابق سوویت یونین کے زوال سے لے کر ۱۹۹۲ء کے وسط تک ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مشنری اور پروٹسٹنٹ مناد و مبشرین روس، یوکرین اور سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے والے دیگر مسیحی ممالک کے لیے بائبل کے پانچ کروڑ نسخے بھیج چکے تھے۔ تاہم مغرب کے اشاعتی اداروں کی طرف سے بائبل اور دوسرے مسیحی لٹریچر سے کتب فروشوں کی دکانیں بھرنے کا سلسلہ سابق سوویت یونین کے مسیحی اکثریت کے علاقوں تک محدود نہ رہ سکا بلکہ جلد ہی مسلم وسطی ایشیا میں بھی مسیحیت کی ترویج و اشاعت کے لیے مسیحی مشنری آ پہنچے۔

وسطی ایشیا کے نو آزاد مسلم ممالک میں بنیادی طور پر روسی اور جرمن نسل کے لوگوں پر مشتمل چرچ تبشیری کام کر رہا ہے۔ چرچ مسیحی لٹریچر کی فروخت کے مراکز قائم کر رہا ہے اور مقامی قارئین کے لئے ایک مجلہ شائع کر رہا ہے۔ بپٹسٹ، پینٹے کوسٹل، ایڈونٹسٹ، انجیلی اور راسخ العقیدہ فرقے قائم ہو چکے ہیں۔

۱۹۹۲ء میں ایک پادری نے وسطی ایشیا میں مختصر سا زیر زمین گروپ تشکیل دیا اور ایک سال کی مدت میں اس سے منسلک مقامی لوگوں کی تعداد ۲۵۰ تک پہنچ گئی۔ مذکورہ پادری نے عیسائیت کی تبلیغ کے پیچھا تنہائی

جارحانہ انداز اختیار کیا اور انہیں خطوط پر مشنریوں کی تربیت کی۔ سوویت یونین کے زوال کے نتیجے میں آزادی کے حصول کے بعد وسطی ایشیا میں سابق خفیہ چرچ منظور شدہ چرچوں میں شامل ہو رہے اور سوویت عہد کے سا دشمن اکٹھے عبادت کر رہے ہیں اور تبلیغ عیسائیت میں سرگرم ہیں۔

مسیحی جریدے PULSE کے مطابق ایک وسط ایشیائی شہر میں چرچ صرف ایک فرد پر مشتمل ہے اور شخص مسلمانوں اور روسیوں کو انجیل کا ہفتہ وار درس دیتا ہے اور وہ تبدیلی مذہب کے حوالے سے مسلمان ایشیا اور روسیوں کی اتنی بڑی تعداد سے ملا ہے کہ اس سے مسلمان رہنما غضب ناک ہو گئے ہیں۔

اگرچہ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد غیر مستحکم سیاسی اور سماجی تناظر میں مسیحی مشنری مسلمانوں تک انجیل کا پیغام پہنچانے کے حوالے سے حوصلہ افزا ردعمل کا اظہار کر رہے تاہم اس راہ میں انہیں سخت مشکلات در پیش ہیں۔ مشنریوں کے مطابق کمیونزم کے خاتمے نے قوم پرست اسلامی قوتوں کی قوت کار بڑھا دی ہے صورت حال نے دیوالیہ معیشت کے زوال کو مزید تیز تر کر دیا ہے لیکن ناکام معاشی نظام، نئی حکومتوں کے یا استحکام کے بارے میں بے یقینی اور فکری پابندیوں کی اکثر صورتوں کے خاتمے نے خطے کے چھ کروڑ عوام آزادانہ تلاش خدا کا موقع فراہم کیا ہے۔ وہ خدا اور مسیح (علیہ السلام) کی تعلیمات جاننے کے لیے متجسس ہیں او ان کے دل انجیل مقدس کے لیے تیار ہیں۔

وسطی ایشیا میں مسیحی مشنریوں کے اس امڈتے ہوئے سیلاب کو یہاں کے مسلم معاشرہ میں کام کر کے سلسلے میں جو مشکلات در پیش ہیں، مجلہ PULSE ان کے بارے میں کہتا ہے۔ "احتیاط اور بعض صورتوں میں شرل کی پابندی الگ مسائل ہیں۔ چرچ کہتا ہے کہ مسلمان ایشیائیوں کو حلقہ عیسائیت میں آنے کے لیے رنگ برنگے اور زیورات ترک کرنا پڑیں گے۔ ایک ایڈونٹسٹ چرچ کا کہنا ہے کہ چرچ میں صرف ہفتے کے روز عبادت ہوتی ہے۔ ایک عام عبادت گزار عیسائی کا کہنا ہے کہ مسلمان نو عیسائیوں کو صرف روسی زبان اور انداز میں عبا کرنی چاہیئے"

وسطی ایشیا میں سرگرم عیسائی مشنری سعودیوں اور ایرانیوں کو اپنا طاقتور حریف سمجھتے ہیں جنہوں نے وسط ایشیا کے ان آزاد مسلم ممالک میں قرآن کریم کے نسخے پہنچانے اور مسجدیں تعمیر کرنے پر کروڑوں ڈالر خرچ کئے تاہم " PULSE " کے مطابق مقابلے اور کوتاہیوں کے باوجود وسطی ایشیا کے لوگ عیسائیت کی طرف آرہے ہیں۔ "پلس" اس بات کو بدقسمتی قرار دیتا ہے کہ صرف چند ایک شہروں میں مشنری موجود ہیں جن کی کل ایشیا (مسلمان) آبادی ۲۲ لاکھ ہے جب کہ آبادی کا ۹۶ فیصد حصہ مشنریوں سے خالی ہے۔

مشنری توقعات کے مطابق وسطی ایشیا میں چرچ کی تشکیل کے امکانات روشن ہیں بشرطیکہ وہاں

ایسے مشنری بھیجے جائیں، جو ربانی صحیفوں کو سمجھتے ہوں، جو عقل مند اور دانا ہوں تاکہ کلام مقدس کو مقامی ثقافت کے "عیسائیت مخالف" پہلو پر حاوی کر سکیں، جو جانتے ہوں کہ چرچ کیسے چلانا چاہیئے اور کلام مقدس سے دلائل دے سکتے ہوں اور جن کا خدا سے مضبوط رابطہ ہو۔ جریدہ "PULSE" کا مضمون نگار کہتا ہے کہ نسبتاً آزادی کے دور میں اور پھر عین اس وقت جب چرچ اپنے ہمسایوں تک رسائی کی شدید خواہش رکھتا ہے، یہ بہترین وقت ہے کہ ایک عظیم فصل کاٹ لی جائے۔ چرچ میں ڈرامائی طور پر پھلنے پھولنے کی صلاحیت موجود ہے اور ان لوگوں کے لیے جو صدیوں سے اسلام روسیوں اور کمیونزم کی غلامی میں رہے ہیں، یہ ایک خوشخبری سے کم نہیں۔

لندن سکول آف اکنامکس کے زیر اہتمام ۱۹۹۳ء میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یونیورسٹی آف کیلی فورنیا کے پروفیسر گورڈن ملٹن نے کہا تھا۔ "آج جب کہ ذرائع ابلاغ آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ (سابق سوویت ریاستوں کے لیے اختیار کیا گیا نیا نام) کے حکومتی مسائل اور منڈی کی معیشت کی جانب اس کی رفتار پر توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں، لوگوں کے دلوں پر امریکہ اور مغربی یورپ کے مناد دستک دے رہے ہیں۔ آرتھوڈکس چرچ، کمیونسٹ حکمرانوں کے ساتھ تعاون اور روابط کے پیش نظر عوام کا اعتماد کھو بیٹھا ہے۔ ہر جگہ اس کی پہچان قومیت پرستی سے کی جا رہی ہے۔ مشرقی یورپ کے رومن کیتھولک چرچوں کو پادریوں کی کمی کا سامنا ہے اور کمیونسٹ اقتدار میں کیتھولک چرچ از کار رفتہ ہو چکے ہیں اور یہ چرچ نئی اصلاحات قبول کرنے کے قابل نہیں رہے۔"

"آرتھوڈکس اور رومن کیتھولک چرچوں کے برعکس بنیاد پرست پروٹسٹنٹ ازم کہیں بہتر طور پر منظم ہے۔ اس میں حالات کے مطابق ڈھل جانے کی لچک ہے اور سب پر مستزاد اس کے پاس زیادہ وسائل ہیں۔ پروٹسٹنٹ جدید ٹیکنالوجی سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کا بڑا حصہ ۲۴ گھنٹے ریڈیائی نشریات پر تبلیغ عیسائیت کے پروگرام سن رہا ہے۔

وسطی ایشیا کے نو آزاد مسلم ممالک پر "وژن انٹرنیشنل" کی خصوصی نظر ہے۔ "وژن انٹرنیشنل" ایک مسیحی تبشیری ادارہ ہے جس نے اس سے پہلے افغانستان میں کام کیا ہے۔ اس کے ڈائریکٹر ہاورڈ ہیریسن نے جریدہ "کرسچین ہیرالڈ" میں اپنے کام کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے۔ "برسوں پہلے خداوند نے ہم کو افغانستان [illegible] تھے، ہم نے وہاں آنکھوں کے ایک کلینک کی بنیاد رکھی جو مسلسل کام کر رہا ہے۔ کام شروع ہوئے سات سال ہوئے تھے کہ ہمیں مجبوراً افغانستان چھوڑنا پڑا لیکن افغانستان کے ساتھیوں کو الوداع کہنے سے پہلے خداوند نے ہمیں باقی ماندہ وسطی ایشیا کے بارے میں، جو اس وقت کمیونزم کے نرغے میں تھا، واضح سوجھ دی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ ایک دن ایک دن ہمارے لیے امراض چشم کے علاج سے متعلق دینی خدمت کے مواقع پیدا کرے گا اور اس کے ہزار مل

خدام وسطی ایشیا کے لوگوں کی خدمت کے لیے وہاں جا پہنچیں گے جو اس کی محبت اور نجات بخش فضل کی گواہی دیں گے۔" ہاورڈ ہارپر مزید کہتے ہیں۔ "وسطی ایشیا کی طویل اور ہیجان آمیز تاریخ میں پہلی مرتبہ اس سے دروازے ان لوگوں پر کھلے ہیں جو جذبہ خدمت سے سرشار ہیں اور رضائے الٰہی کے لیے کام کر رہے ہیں۔

وژن انٹرنیشنل کا صدر دفتر لندن میں ہے اور وسطی ایشیا کے پانچ بڑے شہر، شکیک، یولان باتور، تاشقند، دوشنبہ اور گلگت اس کی تبشیری سرگرمیوں کا مرکز قرار پائے ہیں۔ اس کے پروگراموں میں آئی کلینکوں کا قیام، لوگوں کی بہتر صحت کے لیے پبلک ہیلتھ پروگرام، نابینا افراد کی تعلیم اور دیکھ بھال کے پروگرام اور اپنے کارکنوں کے بچوں کے لیے انگریزی سکولوں کا قیام شامل ہیں۔ وژن انٹرنیشنل کے ڈائریکٹر کے مطابق ادارہ اپنے کارکنوں کی بھرتی براہ راست نہیں کرتا بلکہ یہ کام بہت سی مسیحی تنظیموں کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ وژن انٹرنیشنل اپنے کارکنوں کو ایک سال تک پورا وقت اس لسانی گروہ کی زبان وثقافت سیکھنے پر صرف کرنے کے لیے تنخواہوں کی ادائیگی کرتا ہے جن کے درمیان انہیں کام کرنا ہوتا ہے۔ اس کے کارکنوں کی ایک جماعت تاشقند پہنچ چکی ہے جو وہاں کی زبان وثقافت سیکھ رہی ہے۔ کارکنوں کے بچوں کے لیے پہلا مسیحی سکول قائم کر دیا گیا ہے۔ جس کا نام "ایورگرین سکول" رکھا گیا ہے۔ دوشنبہ میں بھی کام کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ اگلا قدم یولان باتور میں کام شروع کرنا ہے۔ بحیرۂ ارال کے علاقے میں بھی وژن انٹرنیشنل تبشیری کاموں کا آغاز کرنے والا ہے۔ جہاں ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور دوسری زہریلی کیڑے مار دواؤں کے بے تحاشہ استعمال سے صحت عامہ پر مضر اثرات مرتب ہونا شروع ہو گئے ہیں اور پینے کا پانی آلودہ ہو گیا ہے۔ یہاں وژن انٹرنیشنل کے پروگرام میں صاف پانی کی فراہمی اور دوسرے ذریعوں سے مقامی لوگوں کی مدد کی صورت میں تبشیری کاموں کا اجرا شامل ہے۔

وژن انٹرنیشنل کے ڈائریکٹر ہارپر کہتے ہیں۔ "اس وقت مواقع بہت زیادہ ہیں اور میں اپنے آپ کو ایک ایسے بچے کی طرح محسوس کرتا ہوں جسے مٹھائی کی دوکان کی چابی دے دی گئی ہے اور اسے اجازت ہے کہ وہ جو چاہے لے لے۔"

رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑی وسط ایشیائی ریاست قازقستان میں سب سے پہلا مغربی عیسائی متحدہ مشن بپٹسٹ اور پینٹے کوسٹل اجتماعات کے نتیجے میں ۱۹۹۱ء میں تشکیل دیا گیا۔ "اگیپ" کے نام سے معروف اس اولین بین الجماعتی اور کثیر فرقی مشن کی بنیاد قازقستان کے دارالحکومت الما آتا میں رکھی گئی۔ جلد ہی اس مشن نے جمہوریہ کے طول وعرض میں اپنی تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ خود "اگیپ" مشن کے پادریوں کے مطابق مشن کی سرگرمیوں سے مقامی حکام نے بالعموم اغماض برتا ہے۔

الما آتا سے موصول ہونے والی ایک غیر مطبوعہ دستاویز کے مطابق اس وقت قازقستان میں باقاعدہ رجسٹر

شدہ مغربی عیسائی مشنری تنظیموں کی تعداد ۳۰ تک پہنچ چکی ہے۔ یہ تنظیمیں مسلسل عیسائی لٹریچر روسی اور قازقی زبانوں میں نہ صرف شائع کروا رہی ہیں بلکہ اسے مفت تقسیم کر رہی ہیں۔ یہاں اس بات کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ ۱۹۹۴ء میں عیسائی مشنری تنظیموں کی طرف سے مختلف لٹریچر کے ایک کروڑ چوراسی لاکھ (۱۸.۴ ملین) نسخے دنیا کی ۲۴۳ (دو سو تینتالیس) زبانوں میں ترجمہ کروا کر شائع کروائے گئے۔ ان میں سے ایشیا کے حصہ میں پینسٹھ لاکھ (۶.۵ ملین) نسخے آئے اور ایشیا کے حصے کے اس لٹریچر کا اکثر حصہ وسطی ایشیا ہی بھجوایا گیا۔ مذکورہ بالا غیر مطبوعہ دستاویز ہی کے مطابق عیسائی مشنری تنظیمیں الماآتا اور قازقستان کے دیگر شہری اور دیہی علاقوں میں بڑی تندہی سے کام کر رہی ہیں اور بعض حالات میں انہیں حیران کن حد تک کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ دستاویز کے مطابق الماآتا کی ایک ٹیکسٹائل ملز میں کام کرنے والے دو سو سینتالیس (۲۴۷) قازق کارکنوں کو اجتماعی طور پر عیسائی بنا لیا گیا ہے۔

جمہوریہ ازبکستان، امریکہ اور مغرب کے عیسائی مبلغین کا خصوصی نشانہ ہے۔ یہاں امریکی اور مغربی مشنریوں نے پہلے سے موجود ازبک کلیساؤں سے اشتراک عمل کر لیا ہے۔ امریکی اور مغربی عیسائی مشنری مقامی عیسائی آبادی کو مسلمانوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ذریعہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ گو امریکی دولت میں مقامی کلیساؤں کے لیے بڑی کشش ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ دولت اور بے انتہا مالی وسائل مقامی مسلمان آبادی کو عیسائیت کی طرف راغب کرنے کے لئے ایک بہت بڑے ذریعے کے طور پر استعمال کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں عیسائی مبلغین ازبکستان میں آباد روسی اور کوریائی باشندوں کے ساتھ مؤثر اتحاد و اشتراک کے ذریعے مسلمان آبادی کو عیسائی بنانے کے اہداف پورے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مقامی آبادی میں بائبل کی مفت تقسیم اور دیہات میں فلموں کی نمائش ان مبلغین کا عام معمول ہے۔ واضح رہے کہ ازبکستان کی مقامی آبادی کے لیے ازبک زبان میں بائبل کا پہلا ترجمہ ہو گیا ہے۔ RELIDION REDORF کے مطابق سٹاک ہوم، سویڈن میں قائم "مرکز برائے اشاعت کتاب مقدس" نے ازبک زبان میں بائبل کا ترجمہ کیا، اسے چھپوایا اور پچاس ہزار نسخے دارالحکومت تاشقند بھیجے جہاں وہ فروخت بھی ہو رہے ہیں اور مفت بھی تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

ازبکستان کی کمیونسٹ، لادین حکومت نے ۱۹۹۱ء میں مقامی لوگوں کے شدید احتجاج کے پیش نظر ایک فلم "جیس" کی نمائش پر پابندی لگا دی تھی۔ عیسائی مبلغین نے مسلمانوں کے اندر بائبل کی مفت تقسیم کی آزادانہ مہم شروع کر رکھی ہے جس پر "سنٹرل ایشیا سپریچول مسلم یونین" اور خود لادین حکومت کی وزارت داخلہ نے شدید احتجاج کیا ہے جس وجہ سے ان عیسائی مبلغین نے، جن میں بیپٹسٹ، کرشمیٹک اور سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ شامل ہیں، شہروں میں بائبل اور دوسرے مشنری لٹریچر کی مفت تقسیم روک دینے کا فیصلہ کیا ہے لیکن دیہات میں انہوں نے اپنا

کام بدستور جاری رکھا ہوا ہے اور انہیں امید اور توقع ہے کہ مسلمان علماء ان علاقوں میں ان کی سرگرمیوں پر زیادہ توجہ نہیں دیں گے۔

ایک رپورٹ کے مطابق ان غیر ملکی مبلغین اور ان کی پرجوش مشنری سرگرمیوں کی بدولت صرف ایک گاؤں میں ۵۰ افراد نے (صرف اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں) عیسائیت قبول کرلی ہے۔ اسی رپورٹ کے مطابق ڈیڑھ سال کے عرصے میں ایک اور گاؤں میں ۱۰۰ افراد نے عیسائیت کو قبول کرلیا ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ گاؤں کے نام صیغہ راز میں رہنے دیئے گئے ہیں۔

صورت حال کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ازبکستان کی اوین (سیکولر) حکومت بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کو عیسائی بننے کی اس زبردست مہم کو روکنے پر مجبور پا رہی ہے۔ مذہبی معاملات کی حکومتی کمیٹی کے چیئرمین نے وزارت داخلہ کو ایک دستاویز کے ذریعے پچھلے سال (۱۹۹۴ء) یہ مشورہ دیا کہ وہ "کسٹم سروسز" میں زیادہ سخت گیر پالیسی اپنائے اور اگر ضروری ہو تو دستور میں ترمیم کرکے غیر ملکی مبلغین کی سرگرمیوں پر پابندی لگادے۔ ازبکستان کے نائب مفتی (نام معلوم نہیں) نے بھی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ عیسائی مبلغین کی سرگرمیوں پہ پابند لگائے جن کے بارے میں ان کا بیان یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہوکر ان سے دوستیاں گانٹھ کر اور ان پر دولت کے خزانوں کے دروازے کھول کر انہیں تیزی سے عیسائی بنارہے ہیں۔

حال ہی میں ازبکستان میں تقریباً ایک ماہ قیام کے بعد وطن واپس لوٹنے والے ایک پاکستانی کے مطابق ازبکستان میں ہر مسلمان کے گھر بائبل کا نسخہ پہنچ چکا ہے۔ ان کے مطابق جب انہوں نے ایک ازبک مسلمان خاتون خانہ سے اس کے گھر کے ڈرائنگ روم میں موجود بائبل کے نسخہ کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا کہ "ہمارا مقصد اللہ اور نیکی کی تلاش ہے خواہ اس کا ذریعہ بائبل ہی کیوں نہ ہو" واضح رہے کہ مذکورہ پاکستانی نے سوویت یونین میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی تھی۔